سوال

(689) شطرنج کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شطرنج جو عام ہو گئی ہے اس کا کیا حکم ہے ؟ شرعی دلائل سے مفصل جواب ہو تاکہ ہر قسم کا تردد ختم ہو جائے جو کہ ان وجوہ کی بناء پر پیدا ہو گیا ہے یا کہ عام مدرسین میں سے بعض سے جب یہ پوچھا گیا کہ شطرنج کا کیا حکم ہے تو انہوں نے یہ بتایا کہ اگر شرط لگا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شطرنج ناجائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

ج 2 ص 1242 حدیث 2410

وہ چیز جس کے ساتھ آدمی کھیلے وہ باطل ہے مگر [illegible] ۲/۲۴ ء''

نیز رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللہ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ (لَغْوٌ) لَهْوٌ وَسَهْوٌ اِلَّا اَرْبَعَ خِصَالٍ مَشْيَ الرَّجُلِ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ وَتَادِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ اَهْلَهُ وَتَعَلُّمَ السِّبَاحَةِ»

چیز جو اللہ عزوجل کے ذکر کے علاوہ ہے وہ لغو اور لہو اور سہو ہے مگر چار چیزیں دو نشانوں کے درمیان آدمی کا چلنا اور اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا اور اپنی بیوی سے کھیلنا اور تیر اکی سیکھنا''

«اخرجہ النسائی فی کتاب عشرة النساء (ق ۲/۴۸) والزیادة لہ والطبرانی فی المعجم الکبیر (۲/۱/۸۹) وابو نعیم فی احادیث ابی القاسم الاصم (ق ۱۷/۱) من طریقین عن محمد بن سلمة عن ابی عبدالرحیم عن عبدالوہاب بن بخت عن عطاء بن ابی رباح قال رایت جابر بن عبد اللہ وَجَابِرَ بْنَ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيَيْنِ يَرْمِيَانِ فَمَلَّ اَحَدُهُمَا فَ

ء سے ہے انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور جابر بن عمیر رضی اللہ عنہ انصاری کو دیکھا کہ وہ دونوں تیر اندازی کر رہے ہیں پس ان میں سے ایک تھک گیا اور بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا کہ تو سست پڑ گیا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا اور پھر گزشتہ حدیث ذکر کی''

ج 4

حافظ ابن حزم نے ان احادیث پر چند اعتراضات کیے ہیں جو ناقابل التفات ہیں ۔

تو ان احادیث سے ثابت ہوا شطرنج بھی جائز نہیں کیونکہ نہ تو یہ ذکر اللہ ہے اور نہ ہی اس کی اباحت کسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے اور مذکورہ بالا احادیث کے عموم سے اس شطرنج کا ناجائز ہونا ہویدا ہے یاد رہے دوسری روایت میں لغو لہو وسہو سے مراد باطل ہے جیسا کہ پہلی حدیث سے واضح ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

جہاد وامارت کے مسائل ج1ص455

محدث فتویٰ